سال نو مبارک...... مگر عالم اسلام کی حالت زار!

الحمد للہ سن ہجری 1432ھ شروع ہو گیا۔ ہم اس کو خوش آمدید کہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں: ''اے ہمارے رب تعالیٰ محرم الحرام کا یہ چاند ہم پر امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کی برکات کے ساتھ طلوع فرما۔'' آمین

محرم ان چار مہینوں میں شامل ہے جن کی حرمت ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ یہ دنیا میں رونما ہونے والے کسی واقعہ کے سبب سے اس کی حرمت قائم نہیں ہوئی بلکہ کرۂ ارض پر لیل و نہار اور ماہ و سال کے شمار کے ساتھ ہی چار مہینوں کی حرمت قائم کر دی گئی تھی۔ اسی لئے جاہلی عرب میں، بعثتِ محمدیؐ سے پہلے بھی، یہ حرمت ملحوظ رکھی جاتی تھی گو کہ بسبب جاہلیت اس میں گڑبڑ کی جاتی تھی۔

سال گزشتہ کا حساب کریں تو پورے عالم اسلام پر، اغیار کی تعدی جاری رہی۔ کشمیر، فلسطین، افغانستان، پاکستان اور اس کے قبائلی علاقہ جات اور عراق پر استبدادی یورش جاری رہی۔ قبلہ اول پر صہیونی قبضہ مسلمان نہ چھڑا سکے۔ مسلمانانِ کشمیر بدستور بھارتی تسلط میں جان، مال اور آبرو کی قربانیاں دے رہے ہیں۔ نیٹو افواج امریکی سرپرستی میں عراق، افغانستان اور ہمارے فاٹا میں مسلمانوں کا قتل عام کر رہی ہیں۔ پورے پورے ملک کھنڈر ہو گئے مگر...... عالمی ضمیر بدترین مداہنت کا مظہر ہے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ اسلامی دنیا کے آزاد و خود مختار ملک بے بسی کا کامل نمونہ ہیں۔

امریکہ کے ڈرون حملے فاٹا میں پوری ہلاکت آفرینیوں کے ساتھ جاری ہیں۔ ہمارے اقتدارِ اعلیٰ کو پاؤں تلے روندا جا رہا ہے مگر اپنی بے بسی پر ہم خود بھی آنسو نہیں بہا سکتے۔ ایسا کیوں ہے؟ اس کا انسداد کیا ہے؟ ہمارے نزدیک اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کے قانونِ اسلام سے انحراف ہے......اور انسداد اس کا، اس قانون کی اطاعت سے ممکن ہے۔ خالق کائنات نے، اس کائنات کی کُنہ، انصاف اور دیانت پر رکھی ہے یہ اصول عام ہیں۔ اہل پاکستان میں سے یہ دونوں اصول نکل گئے۔ بددیانت اور انصاف سے عاری لوگوں میں عدالتیں انصاف قائم نہیں کر سکتیں۔ یہ کائناتی اور آفاقی اصول ہم نے تج دیئے ہیں۔ گویا ہم نے کائنات کی کُنہ ہلا کر رکھ دی ہے۔ اسلام،

دیانت اور انصاف کا داعی ہے۔ ظلم، انصاف کی ضد ہے۔ ظلم صرف پولیس نہیں کرتی۔ ظلم صرف انتظامیہ نہیں کرتی۔ ظلم وہ ماں بھی کرتی ہے جو اپنے دامن تربیت میں بچوں کی اسلامی خطوط پر پرداخت نہیں کرتی ہے۔ ظلم وہ باپ بھی کرتا ہے جو اپنی اولاد کو رزق حرام کھلاتا ہے۔ ناانصافی وہ گوالہ بھی کرتا ہے جو دودھ میں پانی ملاتا ہے۔ ظلم صرف جاگیردار نہیں کرتا بلکہ وہ ہاری بھی کرتا ہے جو رات کی تاریکی میں دوسرے کسان کے کھیت سے برسین کاٹ کر اپنے مویشیوں کا چارہ بناتا ہے۔

زلزلے آئے۔ بدترین سیلاب آئے۔ فطرت ہمیں جھنجھوڑتی ہے مگر ہم ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ ہمیں زمین جھنجھوڑ رہی ہے۔ آسمان جھنجھوڑ رہا ہے مگر ہم اپنی روش سے باز نہیں آئے۔ نماز روزہ تو دور کی بات ہے، ایسے ایسے گھرانے ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں جن کے افراد نے کبھی مسجد میں قدم نہیں رکھا۔ تم سرکاری سکولوں میں چوہدریوں کے مویشی تو بندھے دیکھتے ہو، ہم تمہیں ایسی ایسی مساجد دکھا سکتے ہیں جن میں بھڑوں کے چھتے لگے ہیں اور جن کے دروازوں پر مستقل قفل پڑے ہیں۔

تم نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر کئی حاجت روا، کئی مشکل کشا، کئی داتا بنا لئے مگر...... تمہاری دنیوی بے بسی، دنیوی مشکلات اور حاجات کوئی نہ پوری کر سکا اگر ان حاجت رواؤں اور مشکل کشاؤں کے پاس کوئی اختیار ہوتا تو وہ تمہیں عالم گیر رسوائی سے بچا لیتے۔ یاد رکھو! تمہیں عالم گیر رسوائی سے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی بچا سکتا ہے۔ اسے داتا مانو اور اس کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت بالا طاعت اختیار کر لو تو تم میں انصاف اور دیانت آ جائیں گے۔ اسلام کو چھوڑ کر تمہارا کبھی بھلا نہ ہوگا۔ تم ایٹمی طاقت تو ہو گئے مگر پھر مشرف امریکہ سے مرعوب ہو کر بکری کی طرح لیٹ گیا۔ تم امریکہ اور انڈیا سے اس لئے ڈرتے ہو کہ تم اللہ سے نہیں ڈرتے...... تم اللہ سے ڈرو، پھر وہ تمہارے دل سے ہر خوف نکال دے گا اور تمہارا رعب کفار کے دلوں میں بٹھا دے گا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی گردن اللہ کے سامنے جھکی تو دنیا کی ہر گردن ان کے سامنے جھک گئی۔ درۂ فاروقی کی دھاک سے قیصر و کسریٰ تھرا گئے۔ مشرک کو شرک بزدل بنا دیتا ہے مگر تم مسلمان ہو کر بزدل ہو گئے ہو۔ بزدل نہ ہوتے تو ننگ ملت اے۔ اے۔ کے نیازی مشرقی پاکستان میں سکھ جنرل اروڑا کے سامنے ہتھیار نہ ڈالتا اور مشرف امریکی دھمکی کے سامنے لیٹ نہ جاتا۔ اپنے عقیدۂ توحید کا محاسبہ کرو کہیں اس میں شرک کی آمیزش تو نہیں ہو گئی؟

فرمانِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِکَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ